22034- غصہ کی حالت میں طلاق

سوال

میں ایک حادثے کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں جو ایک مسلمان بھائی کے ساتھ پیش آیا : اس مسلمان شخص نے اپنی بیوی سے کہا : میں نے تجھے تین طلاق دیں ، لیکن کچھ گھنٹوں کے بعد کہنے لگا : میں نے تو یہ غصہ کی حالت میں کہا تھا .

جناب مولانا صاحب میرا سوال یہ ہے کہ : کیا اس بھائی کو بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں ؟

آپ شرعی دلائل کے ساتھ جواب دیں ، یہ علم میں رہے کہ اس مسئلہ میں ہم نے کئی ایک نظریہ سن رکھا ہے لیکن دلائل کے بغیر ہی ان میں صحیح کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

غصہ کی تین قسمیں ہیں :

پہلی حالت :

غصہ اتنا شدید ہو کہ جس میں احساس و شعور جاتا رہے ، اسے مجنون و پاگل کے ساتھ ملحق کیا جائیگا ، اور سب اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی ، کیونکہ یہ مجنون اور پاگل جس کی عقل زائل ہو چکی ہے کی جگہ میں ہے .

دوسری حالت :

اگرچہ شدید غصہ ہو لیکن اس کا شعور اور احساس نہ جائے بلکہ اسے اپنے آپ پر کنٹرول ہو اور عقل رکھتا ہو ، لیکن یہ ہے کہ غصہ بہت زیادہ شدید ہو ، اور وہ زیادہ جھگڑے یا گالی گلوچ یا لڑائی کی بنا پر اپنے آپ پر کنٹرول نہ رکھ سکے ، اور اس وجہ سے اس کا غصہ زیادہ شدید ہو جائے تو اس میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے .

راجح یہی ہے کہ اس کی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اغلاق کی حالت میں نہ تو غلام آزاد ہوتا ہے اور نہ ہی طلاق ہوتی ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2046) علامہ البانی رحمہ اللہ نے الارواء الغلیل (2047) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اہل علم کی ایک جماعت نے " اغلاق " کا معنی یہ کیا ہے کہ اس سے مراد اکراہ یعنی جبر یا شدید غصہ ہے .

تیسری حالت :

ہلکا اور عام غصہ، جو بیوی کے کسی کام کو ناپسند کرتے ہوئے آتا ہے اور خاوند ناپسند کرتا ہے لیکن غصہ اتنا شدید نہ ہو کہ وہ ہوش و ہواس ہی کھو بیٹھے، بلکہ عام ہلکا سا غصہ ہو تو سب اہل علم کے ہاں اس میں طلاق ہو جاتی ہے.

غصہ میں دی گئی طلاق کے مسئلہ میں اس تفصیل کے ساتھ صحیح یہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے، اور جیسا کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے.

واللہ تعالی اعلم، و صلی اللہ علی نبینا محمد.